سلسلہ تصوف نمبر ۱۲۲

اُردو ترجمہ کتاب

روضۃ القیّومیہ

رکن اوّل و رکن دوم

از

تصنیف جناب خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان بن حضرت شیخ حسن احمد
بن شیخ محمد ہادی بن امام الطریقت مروج الشریعت حضرت شیخ محمد عبید اللہ
بن حضرت عروۃ الوثقی معصوم ثانی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

رکن اوّل

دراحوال خزینۃ الرحمۃ مجدد الف ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

رکن دوم

دراحوال قیوم ثانی عروۃ الوثقیٰ معصوم ثانی معہ احوال فرزندان و خلفائے آنجناب رضی اللہ عنہم

جسے
ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی
کوچہ ککے زئیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری
لاہور نے
بصرف زر کثیر با محاورہ اردو ترجمہ کرا کر
سیوک سٹیم پریس لاہور باہتمام گوکل چند پرنٹر کے چھپوایا

قیمت ... ہر دو رکن ... ۳

گرد نواح بہت سے نیک جن رہتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے عبادت کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر یہ جگہ اختیار کر رکھی ہے بسا اوقات لوگوں نے انہیں عبادت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت قیوم اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مبدأ و معاد" کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ ایک روز اللہ تعالیٰ نے جنوں کا حال مجھ پر منکشف فرمایا معلوم ہوا کہ تمام روئے زمین پر بالشت بھر زمین ایسی نہیں جو جنوں سے خالی ہو۔ لیکن ہر ایک جن کے سر پر ایک فرشتہ گرز لئے متعین ہے۔ اگر ذرا سر ہلائے تو فوراً اس کی سرکوبی کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف دینی چاہتا ہے۔ تو جن پر سے فرشتے کو ہٹا لیتا ہے۔ اور وہ جن شورش میں آکر لوگوں کو تکلیف دیتا ہے +

ذکر در بیان

سال سیزدہم از تجدید الف و قیومیت حضرت خزینۃ الرحمۃ قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بشارت دادن آنحضرت قبرستان سرہند را تا قیامت ہر کہ دریں قبرستان مدفون شود مغفور رست و مرید شدن شیخ بلخی و سجادہ نشین چشتی و دیگر قضایا کہ دریں سال واقع شدہ اند

اس سال ایک روز حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ اپنے چھٹے دادا سرہند کے بانی حضرت امام رفیع الدین قدس سرہٗ کی زیارت کیلئے تشریف لیگئے فاتحہ کے بعد امام صاحب کے مزار پر قبرستان کی مغفرت کیلئے جناب الٰہی میں عاجزی و التجا کی الہام ہوا ہم نے ایک ہفتہ کے لئے اس قبرستان پر سے عذاب اُٹھا لیا۔ پھر التماس کی کہ اے پروردگار! تیری رحمت کی کوئی انتہا نہیں مغفرت اور زیادہ کر۔ پھر الہام ہوا کہ ایک مہینے کے لئے۔ اس قبرستان سے عذاب اٹھا لیا ہے۔ آنحضرت نے پھر التماس کی تو الہام ہوا کہ اچھا ایک سال کے لئے اس قبرستان پر سے ہم نے عذاب اٹھا لیا۔ پھر التجا کی تو جناب باری سے بفضل و کرم حکم ہوا کہ ہم نے اپنے فضل سے تمہاری خاطر اس قبرستان سے قیامت تک عذاب اٹھا لیا +

اسی سال ایک روز حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ

کے مزار پر زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس وقت آنجناب کے دل میں حدیث شریف کے مضمون کا خیال آیا۔ یعنی یہ کہ جب کسی عالم کا گذر قبر پر سے ہوتا ہے۔ تو چالیس روز تک صاحب قبر کو عذاب نہیں ہوتا۔ یہ خیال آتے ہی الہام ہوا کہ آپ کی تشریف آوری کے سبب ہم نے اس قبرستان سے قیامت تک عذاب اٹھالیا۔ آیندہ بھی جو شخص اس قبرستان میں دفن کیا جائیگا۔ ہم اپنے فضل و کرم سے بخش دینگے۔ شہر سرہند کا تمام قبرستان اسی مقام پر ہے۔ جس کی بابت آنحضرت کو خوشخبری ملی تھی۔ اس قبرستان کے مرکز میں آنحضرت کے والد بزرگوار کا مزار مبارک ہے ✣

اسی سال ایک شیخ بلخ سے آکر حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالٰے عنہ کا مرید ہوا۔ مُلّا بدر الدین حضرات القدس میں لکھتے ہیں۔ کہ اس شیخ نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے مرید ہونے کا سبب یہ ہوا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک باعظمت و جلالت جنازہ لایا گیا ہے۔ جس کے ساتھ بڑا ہجوم ہے بلکہ تمام گذشتہ و آیندہ اولیا بھی موجود ہیں۔ خصوصاً ماوراء النہر کے مشائخ مثلاً خواجہ عجدوانی سرحلقہ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین نقشبند۔ خواجہ عبد اللہ احرار اور اور بزرگ اس جنازے پر موجود کھڑے ہیں۔ اتنے میں میں نے ایک بزرگ سے پوچھا۔ کہ یہ کس بزرگ کا جنازہ ہے اور یہ لوگ کس کے منتظر ہیں۔ اس نے کہا یہ اس ملک کے قطب کا جنازہ ہے۔ اور یہ سب قطب الاقطاب کے منتظر ہیں۔ جو اولیائے امت سے افضل ہے۔ جب وہ تشریف لاوینگے تب نماز جنازہ ادا کی جائیگی۔ کیونکہ وہ امام بنینگے اور ہم سب مقتدی ہونگے۔ اتنے میں ایک سرو قد۔ گندم گون مائل بسفیدی۔ کشادہ چشم۔ فراخ پیشانی۔ بلند بینی۔ مربع ریش بزرگ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح حسین اور حسن محمدی کی طرح ملیح تشریف لائے۔ جن کی پیشانی پر سے ولایت کے انوار درخشاں تھے۔ اور شکل و ہیئت بڑی بارعب تھی۔ تمام اولیائے تواضع کی اور سب کے سب دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے آگے بڑھکر امامت کی۔ اور بعد ازاں جنازہ اٹھایا گیا۔ میں نے ایک سے پوچھا۔ کہ اس امام کا نام و مقام کیا ہے۔ اس نے کہا ان کا اسم مبارک حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور ان کا وطن مالوف سرھند شریف ہے ✣

جب میں جاگا۔ تو اس بزرگوار کے دیدار فائض الانوار کی طلب میں بے قرار ہو گیا۔

شخص اس مرض سے مرا۔ اگر کوئی شخص اس مرض سے بیمار بھی ہو جاتا۔ تو آپ کا اسم مبارک (خواجہ محمد صادق ؒ) لکھ کر جب اس کے گلے میں لٹکاتے تو فوراً صحتیاب ہو جاتا۔ حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کا اسم مبارک وبا کیلئے مجرب ہے۔

حضرت قیوم رابع سلطان الاولیا خلیفۃ اللہ کے وقت میں ایک دفعہ طاعون کا بڑا زور ہوا۔ تو آپ نے حضرت خواجہ محمد صادق کا اسم مبارک لکھ کر لوگوں کو دینا شروع کیا۔ جس کی برکت سے اللہ تعالٰے نے مریضوں کو شفائے کلی عنایت فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد صادق کا اسم مبارک وبا کے لئے بہت مجرّب ہے۔

حضرت قیوم اول رضے اللہ تعالٰے عنہ نے خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیکر نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد اس مکان میں دفن کیا۔ جو مسجد کے شمال کی طرف واقع ہے۔ اور اس سے پیشتر اس زمین کی بابت حضرت قیوم اول رضے اللہ تعالٰے عنہ کو خوشخبری دی گئی تھی۔ کہ یہ زمین جنتی ہے اور اپنے مدفن کے لئے آنجناب ؓ نے یہی جگہ تجویز فرمائی تھی۔ خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مدفن پر ایک عالیشان گنبد بنوایا۔ حضرت قیوم اول رضے اللہ تعالٰے عنہ ابھی حضرت خواجہ محمد صادق کے جنازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص تھال میں روٹیاں رکھ کر لایا۔ اور عرض کی کہ یہ نیاز پیغمبر ہے۔ چونکہ آنجناب کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے بدرجہ غایت محبت تھی۔ اس لئے طعام میں سے لقمہ اٹھایا۔

ذکر در بیان روضہ متبرکہ مبشرہ حضرت قیوم اول ؓ کہ آں روضہ را بشارت زمین جنت دادہ اند و خبر دادن از ارتحال خویش از یں جہان بر پیش و بیان نمودن مقابر انبیا در سرزمین ہند

جو زمین آنحضرت رضے اللہ تعالٰے عنہ کی مسجد کے شمال کی طرف ہے اس کے حق میں حضرت قیوم اول نے زمین جنت ہونے کی خوشخبری دی ہے۔

حضرت قیوم ثانی معصوم زمانی رضے اللہ تعالٰے عنہ اپنے مکتوبات کی پہلی جلد میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضرت خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ منورہ کی زمین جنتی زمین ہے۔ چنانچہ اس بارے میں حدیث بھی ہے " بین القبری والمنبری روضۃ من ریاض الجنۃ " سو ہمارے روضہ کی زمین بھی اللہ تعالٰے نے اپنے

فضل و کرم سے بسبب اتباع پیغمبر جنتی بنائی ہے۔ اگر ہمارے مقبرے کی مٹھی بھر خاک کسی قبر میں ڈالی جائے۔ تو بہت کچھ امیدیں ہو سکتی ہیں۔ جو شخص اس جگہ دفن ہو اس کی تو بات ہی جدا ہے۔ جب سلطان اورنگ زیب نے اس خوشخبری کو سنا۔ تو حضرت قیوم اول رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک کی خاک کا ایک گھڑا بھر کر اپنے پاس شاہی خزانے میں رکھا جب اعظم شاہ تخت سلطنت پر بیٹھا۔ تو اس بدبخت نے شقاوت ازلی کی وجہ سے اپنی بدبختی کے سر پر وہ خاک ڈالی اور کہا کہ یہ خاک ہمارے کس کام کی ہے۔ یہ بادشاہوں کے خزانے کے لائق نہیں۔ جب سلطنت کے بارے میں دونو بھائیوں میں جنگ ہوئی۔ تو معظم کی طرف سے ایسا گرد و غبار اٹھا۔ کہ اعظم شاہ کے لشکر کو شکست دی۔ اس وقت غیب سے آواز آئی۔ کہ یہ وہی خاک ہے۔ جو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک سے لی گئی تھی۔ اور تو نے پھینک دی تھی۔ اور یہی اعظم کی سلطنت کے زوال کا باعث ہوئی۔ جس زمین کی بابت جنتی ہونے کی خوشخبری دی گئی اس کا طول چالیس گز اور عرض تیس گز ہے۔ طول میں روضہ منورہ کے دروازہ سے شروع ہو کر گنبد کے شمال کی طرف چھ گز تک ہے۔ اور عرض میں آنجناب کے در دولت سے شروع ہو کر اس کنوئیں تک ہے جو مغرب میں ہے وہ کنواں بھی اسی جنتی زمین میں داخل ہے۔ آنجناب نے اس کنوئیں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو شخص تین دفعہ اس کنوئیں کا پانی پئے گا۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی۔ اور بالضرور جنت میں داخل ہو گا +

جب آنجناب رضی کے فرزند اکبر اکابر اولیا خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا۔ تو اسی زمین مبشر میں مدفون ہوئے۔ چنانچہ آنحضرت ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے شہر سرہند کو جو میری جائے پیدائش ہے میری خاطر ایک گہرے تاریک کنوئیں کو پر کر کے بلند صفہ بنایا اور بہت سے شہروں اور زمینوں سے اسے بلند کیا ہے۔ اور یہ کہ اس زمین میں وہ نور ودیعت کیا ہے۔ جو بے صفتی۔ بے رنگی۔ اور بے کیفی کے نور سے لیا گیا ہے۔ اور اس کی رنگت اس نور کی سی ہے۔ جو بیت اللہ شریف کی سرزمین سے چمکتا ہے +

میرے بڑے بیٹے خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے چند مہینے پیشتر یہ نور مجھ پر ظاہر کیا گیا۔ یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ اس کے ایک کونے میں فقرا ہیں۔ لیکن جو نور وہاں سے چمکا

اس کا علم کسی کو نہ تھا۔ وہ کیفیات سے منزہ و مبرا تھا۔ یہ نور دیکھکر مجھے خواہش ہوئی۔ کہ مجھے اس زمین میں دفن کیا جائے۔ اور وہ نور میری قبر پر چمکے۔ یہ بات میں نے اپنے بڑے بیٹے (محمد صادق رضہ) کو جو صاحب سِر تھا بتائی۔ اور یہ بھی بتایا کہ میری یہ خواہش ہے خدا کی قدرت سے میرے اس فرزند ارجمند کو یہ دولت مجھ سے پہلے نصیب ہوئی۔ اور خاک کے پردے میں اس دریائے نور میں مستغرق ہوگیا۔ صاحب نعمت کو نعمت مل ہی جاتی ہے یہ شہر اس واسطے بھی بزرگ ہے۔ کہ بڑا بیٹا جو بڑے اولیاء اللہ میں سے تھا۔ اس میں آرام کئے ہوئے ہے۔ موت بعد ظاہر ہوا۔ کہ وہ نور جو بطور ودیعت رکھا گیا ہے وہ میرے ہی قلبی نور کا لمعہ ہے۔ جو میرے دل سے لیکر وہاں اس طرح روشن ہوگیا ہے۔ جیسے مشعل سے چراغ۔ کہدے کہ سب کچھ اللہ تعالٰے کی طرف سے ہے"۔ اور یہ کہ اللہ تعالٰے آسمانوں اور زمین کا نور ہے ✤

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالٰے عنہ نے حضرت خواجہ محمد صادق کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ مجھے بڑے بیٹے کے محاذی مغرب کی طرف دفن کرنا۔ کیونکہ یہ زمین بھی جنت میں ایک روضہ ہے۔ یعنی روضہ قدیم کا صحن جو آنجناب کے وقت میں تھا۔ کیونکہ آج کل روضہ مبارک کا صحن بہت وسیع ہے۔ جس زمین کی بابت جنتی روضہ ہونے کی خوشخبری دی گئی تھی۔ اس کی حد مقرر کر دی گئی۔ اور اسے باقی زمین کی نسبت اونچا کر دیا گیا۔ حضرت خواجہ محمد صادق کے مرقد پر عالیشان گنبد بنایا گیا ✤

جب حضرت قیوم اول رضے اللہ تعالٰے عنہ کا وصال ہوا۔ تو آنجناب رض کی وصیت کے مطابق حضرت قیوم ثانی عروۃ الوثقٰے رض اور خازن الرحمت رحمۃ اللہ علیہ آنجناب کے جنازہ کو گنبد میں لائے۔ اور دفن کرنا چاہا۔ حضرت خواجہ محمد صادق کا مرقد گنبد میں مغرب کی طرف زیادہ مائل تھا۔ جب کدال زمین پر ماری۔ تو آپ کا مرقد از روئے ادب ایک گز مشرق کی طرف ہٹ گیا۔ اور آنحضرت رضے اللہ عنہ کو اسی قبہ میں دفن کیا گیا ✤

جب حضرت خازن الرحمت رضے اللہ عنہ کا وصال ہوا۔ تو حضرت قیوم ثانی رضے اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں بھی اسی گنبد میں دفن کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اب یہاں اور قبر کی گنجائش نہیں۔ آنجناب رض نے فرمایا کہ بالضرور یہیں دفن کرو۔ لوگوں نے مجبوراً کدال زمین پر مارا۔ تو روضہ مبارک کی چاروں دیواریں پرے ہٹ گئیں۔ اور روضہ مبارک میں جو

فرش بنایا گیا تھا۔ وہ غائب ہوگیا۔ اب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ کے روضہ مبارک میں بموجب سنت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرقد ہیں۔ اور جو احاطہ روضہ مبارک کے گرداگرد ہے اس پر تین گنبد ہیں۔ ایک حضرت شیخ محمد یحیٰے علیہ الرحمہ کا جو آنحضرت کے چھوٹے فرزند تھے۔ دوسرے حضرت خازن الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند مولوی فرخ شاہ کا تیسرا آنجناب رضی اللہ عنہ کا۔

حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات کے بعد حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے۔ کیونکہ ایسے فرزند کے لئے جو مقتدائے امت ہو ضرور غم ہوا کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالے اُن کے علم وفضل اور بزرگی کا مفصل حال حسب موقع لکھا جائیگا۔ ایک روز ماتم پرسی کے دنوں میں حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالے کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ کہ میری عمر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق تریسٹھ سال ہوگی۔ اور میرے لئے اللہ تعالے کی قضائے مبرم مقرر ہو چکی ہے اللہ تعالے کا شکر ہے۔ کہ یہ سنت بھی مجھ سے فوت نہیں ہوئی۔ اب میری عمر کے دس سال اور باقی ہیں۔ میرے دوسرے فرزندوں کی عمریں بڑی دراز ہونگی۔

اسی سال حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالے عنہ جنگل کی سیر کے واسطے باہر نکلے۔ شہر کے باہر جنوب مشرقی کونے میں ایک بلند ٹیلہ تھا۔ اُسے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔ ظہر کی نماز وہیں ادا کی۔ اور دیر تک مراقبہ کرنے کے بعد لوگوں کو فرمایا کہ نظر کشفی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس ٹیلے پر انبیا کے مقبرے ہیں۔ بلکہ ان بزرگوں نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔ اور مجھے کہا ہے کہ ہم اس مقام میں آرام کئے ہوئے ہیں۔

چنانچہ حضرت قیوم اول مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالے عنہ نے پہلی جلد کا دوسو چھپواں مکتوب جو حضرت خازن الرحمۃ کے نام لکھا ہے اس میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو انبیا علیہم السلام ہند میں مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اسی جگہ میں آرام کئے ہوئے ہیں۔ مجھ پر ظاہر ہوئے میں دیکھتا ہوں کہ ان کی قبروں سے نور کے شعلے آسمان تک جا رہے ہیں۔ ہندوستان کے نبیوں کی پیروی کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ایک شخص نے بعض کی دو نے بعض کی تین نے پیروی کی۔ نظر کشفی سے معلوم ہوا۔ کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جس کی پیروی چار شخصوں نے کی ہو۔ اگر میں چاہوں تو ان کے نام اور قبروں کے نشان بتا سکتا ہوں۔ جو انبیا اس مقام پر آرام